سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

بھانا کھلپا بھائی پٹیل

بنام

اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز، بلسار، گجرات اور دیگر

18 نومبر 1997

[ایم۔ایم۔پنچھی اور ایم۔سری نواسن، جسٹسز]

کسٹمز ایکٹ 1962 /گولڈ کنٹرول ایکٹ 1968 - دفعات 108، 135 (1-اے) اور (1-بی)/ دفعہ 25 -ممنوعہ سونا- تلاشی اور ضبطی-کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات- شریک ملزم کی گواہی-ٹرائل کورٹ کے ذریعہ سزا- ہائی کورٹ کی طرف سے تصدیق-منعقدہ، کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات ثبوت میں قابل قبول ہیں- ذیل کی عدالتیں شریک ملزمین کے ثبوتوں پر غور کرنے میں جائز تھیں۔

درخواست گزار اور دس دیگر کے خلاف کسٹم ایکٹ 1962 کی دفعہ 135 (1-اے) اور 135 (1-بی) اور کولڈ کنٹرول ایکٹ 1968 کی دفعہ 25 کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا۔استغاثہ کا معاملہ یہ تھا کہ ممنوعہ سونا لانے کی اطلاع ملنے پر کسٹم ڈپارٹمنٹ نے نگرانی کی۔یہ پتہ چلا کہ دو افراد سمندر سے ساحل پر آرہے تھے اور پوچھ تاچھ کے بعد پتہ چلا کہ وہ ساحل پر آنے کے بعد سگنل دینے والے تھے۔اس دوران افسروں نے قریب ہی واقع درخواست گزار کے گھر سے سرخ سگنل دکھاتے ہوئے دیکھا۔وہاں تین افراد تھے جنہوں نے سرخ سگنل دکھائے تھے۔ملزمان سے معلوم ہوا کہ سونے کی 16 جیبیں سمندر میں پھینک دی گئیں۔افسران نے سمندر سے 32000 تولہ سونا نکالا۔کسٹم ایکٹ 1962 کی دفعہ 108 کے تحت بیان ریکارڈ کیے گئے اور اسسٹنٹ کلکٹر نے ملزم کے خلاف شکایت درج کرائی۔ملزم نمبر 9 جو درخواست گزار کے ساتھ ڈرائیور کے طور پر

کام کر رہا تھا، نے جرم کا اعتراف کیا اور اسے مجرم قرار دیتے ہوئے دو سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ اپنی رہائی کے بعد انہوں نے ثبوت دیا (پی ڈبلیو-27 کے طور پر) کہ یہ کام اپیل کنندہ کے لئے کیا گیا تھا اور جب بھی وہ پیسے چاہتا تھا تو اپیل کنندہ اسے ادائیگی کر رہا تھا۔ دیگر ملزمین کے بیانات میں بھی خاص طور پر اپیل کنندہ کو ملوث کیا گیا ہے۔

ٹرائل کورٹ نے گواہوں سے پوچھ گچھ کے بعد اپیل کنندہ کو 6 سال قید بامشقت اور 5000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے سزا کی توثیق کرتے ہوئے جزوی طور پر سزا کی سزا کو کم کرتے ہوئے اپیل کی اجازت دے دی اور مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر اپیل گزار نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ مندرجہ ذیل عدالتوں نے پی ڈبلیو-27 کی واحد غیر مصدقہ گواہی پر کارروائی کی ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ ان کے خلاف استغاثہ کا پورا کیس مکمل طور پر ناقابل یقین ہے کیونکہ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے ان کا مبینہ واقعہ سے تعلق ہو۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے یہ عدالت

منعقد: 1.1. درخواست گزار اس جرم کا قصوروار تھا جس کے لئے اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ کے ذریعہ اخذ کردہ نتیجے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (167-ایف؛ 168-بی)

2.1. یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ پورا معاملہ پی ڈبلیو 27 کی واحد غیر مصدقہ گواہی پر منحصر ہے جو شریک ملزم تھا۔ کسٹم ایکٹ 1962 کے تحت متعدد بیانات ریکارڈ کیے گئے ہیں اور انہیں نچوڑ 23 سے نچوڑ 31 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ کسٹم ایکٹ کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات کو متعلقہ عہدیداروں نے مناسب طریقے سے ثابت کیا ہے۔ مندرجہ ذیل عدالتیں اس بات سے مطمئن تھیں کہ کوئی دھمکی یا لالچ نہیں تھا اور بیان دینے والے افراد کو قانون کی متعلقہ دفعات کی وضاحت کی گئی تھی۔ یہ بیانات رضاکارانہ پائے گئے اور کسی بھی طرح سے خراب نہیں ہوئے۔ لہذا مندرجہ ذیل عدالتیں ان بیانات کے مندرجات کو قبول کرنے اور اس

کے علاوہ پی ڈبلیو 27 کے ثبوتوں پر غور کرنے میں حق بجانب تھیں ۔مندرجہ ذیل عدالتوں کی طرف سے ثبوتوں پر بحث اور تعریف کسی کمزوری کا شکار نہیں ہے ۔

(166-ایچ؛167-سی۔ای-ایف۔168-اے-بی)

3.1. یہ طے شدہ ہے کہ کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات ثبوت میں قابل قبول ہیں ۔(167-جی)

رمیش چندر بنام ریاست مغربی بنگال، اے آئی آر (1970) ایس سی 940 اور کے آئی پاونی بنام اسسٹنٹ کلکٹر (ایچ کیو) سینٹرل ایکسائز کلکٹریٹ، کوچین، [1977] 3 ایس سی سی 721، پر انحصار کیا گیا۔

ہری چرن کرمی بنام ریاست بہار، اے آئی آر (1964) ایس سی 1184، کا حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار۔فوجداری اپیل نمبر 568-566 آف 1981.

1979 کی فوجداری اپیل نمبر 1008/80، 546 اور 884 میں گجرات ہائی کورٹ کے 18.2.81 کے فیصلے اور حکم سے ۔

درخواست گزار کی طرف سے محترمہ رانی جیٹھ ملانی کے لئے ایم سی بھنڈارے، (سنجے منی ترپاٹھی) ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے اے، سبھاراو، آر۔این۔ورما اور وی۔کے۔ورما، مدعاعلیہ نمبر 2 کے لئے محترمہ ہیمنتیکا واہی۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس سری نواسن ۔انصاف۔ درخواست گزار امبر گاوں کے جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کی فائل پر 1974 کے فوجداری کیس 240 میں آٹھواں ملزم ہے۔انہیں کسٹم ایکٹ 1962 کی دفعہ 135 (1-اے)اور 135(1-بی)اور گولڈ کنٹرول ایکٹ 1968 کی دفعہ 25 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔انہیں کسٹم ایکٹ کے تحت ہر جرم کے لئے چھ سال قید بامشقت اور پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی جبکہ گولڈ کنٹرول ایکٹ کے تحت جرم کے لئے 2 سال قید بامشقت اور 2000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔قید کی سزاوں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی تھی۔اپیل کنندگان کے ساتھ کچھ دیگر ملزمین کو بھی مجرم ٹھہرایا گیا تھا۔ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ کسٹم کے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے اپیلیں اور اپیل کنندہ کی طرف سے گجرات ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے سزا کی توثیق کرتے ہوئے ان کی اپیل کو جزوی طور پر منظور کیا اور کسٹم ایکٹ کی دفعہ 135(1-اے)اور 135(1-بی) کے تحت قید کی سزا کو کم کر کے پانچ سال قید بامشقت کر دیا۔مذکورہ فیصلے سے ناراض اپیل کنندہ نے خصوصی چھٹی پر ان اپیلوں کو ترجیح دی۔

2. اپیل کنندہ کے وکیل کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ اس کے خلاف استغاثہ کا پورا کیس مکمل طور پر ناقابل یقین ہے کیونکہ اس کو مبینہ واقعہ سے جوڑنے کے لئے ریکارڈ پر کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ عرض کیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل عدالتوں نے پی ڈبلیو 7 کی واحد غیر مصدقہ گواہی پر کارروائی کی ہے جو اصل میں ملزم نمبر 9 تھا اور اپنے جرم کا اعتراف کرنے پر مجرم قرار دیا گیا تھا اور مختصر مدت کے لئے قید کی سزا کاٹ چکا تھا۔یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اگر پی ڈبلیو 27 کے ثبوتوں سے گریز کیا جاتا ہے جس نے درخواست گزار کے تحت ڈرائیور کے طور پر کام کرنے کا دعوی کیا تھا تو درخواست گزار کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے۔مزید دلیل دی جاتی ہے کہ اگر پی ڈبلیو 27 کے شواہد پر بھی غور کیا جائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس پر کوئی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کا ورژن فطری طور پر ناممکن ہے۔

3. پہلی نظر میں درخواست گزار کے وکیل کے دلائل پرکشش نظر آتے ہیں لیکن پورے ریکارڈ کا جائزہ لینے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔مختصر طور پر، متعلقہ حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

اطلاع ملنے پر کہ ممنوعہ سونا لایا جا رہا ہے، کسٹم ڈپارٹمنٹ کے افسران موتی دمن کے جام پور گاؤں میں نگرانی کر رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ دو افراد (ملزم 10 اور 11) سمندر سے ساحل پر آرہے تھے اور تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ انہیں ساحل پر آنے کے بعد سگنل دینا تھا اور اس طرح کے سگنل دیے جانے کے بعد سمندر کے بیچ میں موجود کشتی افسران کی ہدایت پر ساحل پر آتی تھی۔ اس طرح کے سگنل مذکورہ افراد کی طرف سے دیئے گئے تھے لیکن کشتی ساحل پر نہیں آئی۔ افسروں نے قریب ہی واقع اپیل کنندہ کے گھر سے سرخ سگنل دکھاتے ہوئے دیکھا اور وہ اس گھر میں چلے گئے۔ وہاں تین افراد تھے جنہوں نے سرخ سگنل دکھائے تھے۔ اگلے دن افسران اس کشتی پر گئے جو وسط سمندر میں تھی اور تلاشی لی۔ ملزم نمبر 1 تا 7 اس جہاز پر سوار تھے۔ تینوں ملزمین سے پتہ چلا کہ سونے کے 16 پیکٹ کچھ فاصلے پر سمندر میں پھینک دیئے گئے تھے۔ انہیں باہر نکالا گیا تو پتہ چلا کہ ان میں 32000 تولے سونا تھا۔ افسروں نے کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت بیان قلمبند کیے۔ آخر کار اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز، ولساڈ نے 11 ملزمین کے خلاف 74.3.29 کو شکایت درج کرائی۔ ملزم نمبر 10 مفرور تھا، ملزم نمبر 3 کی میعاد ختم ہوگئی، ملزم نمبر 9 نے اعتراف جرم کرلیا۔ انہیں دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔ وہ 76.2.15 سے جیل میں تھے لیکن سزا میں معافی تھی اور رہائی کے بعد انہوں نے پی ڈبلیو 27 کے طور پر ثبوت دیئے۔

4. پی ڈبلیو 27 کے مطابق وہ 67-1966 سے اپیل کنندہ کے ڈرائیور کے طور پر کام کر رہا تھا۔ وہ پہلے ملزم کو 15 سال سے زیادہ عرصے سے جانتا تھا۔ 31.1.1970 کو وہ اپنے گھر میں پہلے ملزم سے ملا اور اسے بتایا کہ 'کلائی' کے ایک برتن سے سونا اس کی کشتی میں منتقل کیا جانا ہے اور جام پورا سکول لایا جانا ہے۔ یہ کام اپیل کنندہ کے لئے یا اس کی طرف سے کیا جانا تھا۔ گواہ کے مطابق اپیل کنندہ کی جانب سے بھیجا گیا ایک شخص ان کے ساتھ تھا جس کا نام اس کو معلوم نہیں تھا۔ اس شخص کو جہاز پر جانا تھا تاکہ پہلے ملزم کے ذریعہ اس جہاز سے سونا کشتی میں منتقل کیا جاسکے۔ مذکورہ نامعلوم شخص اور ملزم نمبر 1 اپنے مزدوروں کے ساتھ ساحل پر گئے اور انہیں وہیں چھوڑ گئے۔ کشتی کے روانہ ہونے کے بعد، وہ جام پور میں اپیل کنندہ کے وڈی کے پاس گئے اور کشتی کے واپس آنے تک ٹھہرے رہے۔ اسے اگلی صبح پتہ چلا کہ کشتی پکڑی گئی ہے اور سونا بھی کسٹم افسروں نے ضبط کرلیا ہے۔ جب بھی وہ پیسے چاہتا تھا تو اسے اپیل کنندہ کی طرف سے ادائیگی کی جارہی تھی۔ جب انہیں پتہ چلا کہ افسروں نے سونا ضبط کرلیا ہے تو وہ بادالی واڑی گئے اور اس جگہ سے اپیل کنندہ کو مطلع کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کتنا سونا ضبط کیا گیا ہے۔

5.　　ہم پہلے ہی اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے زور دیئے گئے اعتراضات کا حوالہ دے چکے ہیں۔ہم ان دلائل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ پورا کیس پی ڈبلیو 27 کی واحد غیر مصدقہ گواہی پر منحصر ہے جو شریک ملزم تھا۔اگر یہ حقیقت میں درست ہوتا تو یہ دلیل اچھی طرح سے قائم ہوتی۔ہماری توجہ ہری چرن کرمی بنام کیس کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ریاست بہار،اے آئی آر (1984) ایس سی 1184 جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگرچہ شریک ملزم کے اعتراف کو ٹھوس ثبوت کے طور پر نہیں مانا جا سکتا ہے اور اسے صرف اسی صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے جب عدالت دیگر ثبوتوں کو قبول کرنے کی خواہش مند ہو اور مذکورہ ثبوت سے ہٹ کر اپنے نتیجے کی حمایت میں یقین دہانی کی ضرورت محسوس کرے۔عدالت نے مشاہدہ کیا کہ اس طرح کے اعترافی بیانات پر غور کرنے کا مرحلہ دیگر ثبوتوں پر غور کرنے اور تسلی بخش پائے جانے کے بعد ہی آتا ہے۔

6.　موجودہ کیس میں کسٹم ایکٹ کے تحت متعدد بیانات ریکارڈ کیے گئے ہیں اور انہیں ایکسٹریکٹ 23 سے ایکسٹریکٹ 31 کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔یہ سب 2.2.1970 کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔ملزم نمبر 1 کے بیان میں انہوں نے کہا کہ پی ڈبلیو 27 اپیل کنندہ کی گاڑی چلا رہا تھا اور وہ متعلقہ تاریخ پر اس سے ملا اور اس سے سمندر میں موجود جہاز سے سونا لانے کی درخواست کی۔انہیں یہ بھی یقین دلایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ انہیں کام کے لئے ادائیگی کی جائے گی۔اسے جام پور اسکول کے قریب سونا لانے کی ہدایت دی گئی تھی۔اس کے بیان میں اپیل کنندہ کو کافی حد تک ملوث کیا گیا ہے۔ان کا دوسرا بیان 3.2.1970 کو اور تیسرا بیان 11.7.70 کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔تیسرے بیان میں انہوں نے کہا تھا کہ ان کی کشتی کے لیے مشین اپیل کنندہ کی مدد سے نصب کی گئی تھی اور ان کے اور اپیل گزار کے درمیان اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ درخواست گزار کے لیے وہ جو کام کریں گے اس کے لیے ادا کی جانے والی رقم کو مشین کی لاگت کے حساب سے ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔ان کے مطابق درخواست گزار نے ان سے کہا کہ اگر ان کے پاس کوئی کام ہے تو وہ پی ڈبلیو 27 کے ذریعے پیغام بھیجیں گے۔ملزم نمبر 1 کا چوتھا بیان 25.2.1972 کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔ملزم نمبر 2 سے 7، 10 اور 11 کے بیانات بھی 2.2.1970 کو ریکارڈ کیے گئے تھے۔　　ملزم نمبر 3 نے درخواست گزار کا مخصوص حوالہ دیا۔کسٹمز ایکٹ کے تحت ریکارڈ کیے گئے بیانات کو متعلقہ حکام کی جانب سے باقاعدہ طور پر ثابت کیا گیا ہے۔مندرجہ ذیل عدالتیں اس بات سے مطمئن تھیں کہ کوئی دھمکی یا لالچ نہیں تھا اور بیان دینے والے افراد کو قانون کی متعلقہ دفعات کی وضاحت کی گئی تھی۔یہ بیانات رضاکارانہ پائے گئے اور کسی بھی

طرح سے خراب نہیں ہوئے۔ لہٰذا، یہ تمام بیانات ثبوت کے طور پر قابل قبول ہیں اور اس سے یہ بات قابل قبول ہے کہ اپیل کنندہ ان جرائم کا قصوروار تھا جن کے لئے اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔

7. ثبوت کے طور پر مذکورہ بیانات کی قبولیت کو چیلنج کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ بات اچھی طرح طے شدہ ہے کہ کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت درج بیانات رمیش چندرا بنام ریاست مغربی بنگال، اے آئی آر (1970) ایس سی 940 اور کے آئی پاونی بنام اسسٹنٹ کلکٹر (ایچ کیو)، سینٹرل ایکسائز کلکٹریٹ، کوچین، [1997] 3 ایس سی سی 721 کے ذریعے ثبوت کے طور پر قابل قبول ہیں۔

8. لہذا مندرجہ ذیل عدالتیں ان بیانات کے مندرجات کو قبول کرنے اور اس کے علاوہ پی ڈبلیو 27 کے ثبوتوں پر غور کرنے میں حق بجانب تھیں۔ مزید برآں پی ڈبلیو 15 کے شواہد کا حوالہ دیا گیا ہے جو ایک کسٹم افسر کا تھا۔ اس کے ثبوت کے مطابق وہ پی ڈبلیو 27 کو ذاتی طور پر جانتا تھا اور اسے علم تھا کہ وہ اپیل کنندہ کا ڈرائیور تھا۔

9. ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں نے ریکارڈ پر موجود ثبوتوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا ہے۔ ہم اس فیصلے میں اس مشق کو دہرانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ مندرجہ ذیل عدالتوں کی طرف سے شواہد کی بحث اور تعریف کسی بھی کمزوری کا شکار نہیں ہے۔ ہمیں ان کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے۔ ان حالات میں اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔

ایس وی کے آئی

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document